C103

Chhuta Saath:

Death of the Orphan

سی۱۰۳

چھوٹا ساتھ:

یتیم کی موت

’’لمبے وقت تک بیماری کے بعد یتیم ۳۰ جون ۲۰۱۷ کی رات کہی اعضا کے ناکارہ ہو جانے کے باعث انتقال کر گیا کیونکہ بچوں یا رشتہ داروں میں سے کوئی بھی اس کی دیکھ بھال کے لیے موجود نہیں تھا‘‘۔ یہ پیغام ڈاکٹر نندا کمار کی جانب سے بورڈ آف اسٹریٹیجک مینجمنٹ فورم کے چند اراکین کو ای میل کے ذریعے بھیجا گیا۔ ان میں سے ایک رکن نے جواب دیا ’’یہ سن کر افسوس ہوا‘‘ ایک اور رکن ڈاکٹر پانڈا نے پوچھا ’’کیا یہ مر چکا ہے یا کوما میں ہے؟‘‘ اس پر ڈاکٹر پرساد نے جواب دیا ’’چونکہ میں مردہ خانہ کا ماہر نہیں ہوں اس لیے یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وقت ہی بتائے گا۔ اگر جسم سڑنا شروع ہو جائے تو سمجھیں مر چکا ہے ورنہ شاید ابھی کوما میں ہو۔‘‘

فورم کا پس منظر

یہ فورم ایک پیدائشی یتیم تھا لیکن ہندوستان کی بعض دوسری تنظیموں کی طرح یہ بھی تقریباً بیس برس سے زائد عرصے تک ملک کے جانے مانے مینجمنٹ تعلیمی اداروں کے تقریباً پندرہ رضا کار اساتذہ کی مدد سے زندہ رہی۔ درحقیقت ۱۹۹۷ میں اپنی پیدائش کے فوراً بعد مادر ادارے کی مکمل بے رخی کے باعث یہ تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ تاہم ۱۹۹۹ میں دیگر اداروں نے اسے دوبارہ زندگی بخشی اور وہاں کچھ جمع ہوئے رضا کاروں نے اس کی رکنیت بڑھانے کی صلاح دی۔ ان میں سے ایک نے پیشکش کی کہ اگلی سالانہ کانفرنس ان کے ادارے (ایک اور ممتاز ادارہ) میں منعقد کی جائے۔ انھوں نے اپنے ادارے کی رکنیت بھی طلب کی۔ اس سے حوصلہ پا کر ڈاکٹر نندا کمار نے اپنے ادارے کے نئے ڈائریکٹر سے ادارہ جاتی رکنیت کی درخواست کی جس پر انہوں نے فوراً رضامندی ظاہر کی۔ اسی طرح ۱۹۹۹ کی کانفرنس کی میزبانی کرنے والے ادارے کے ڈائریکٹر نے بھی ادارہ جاتی رکنیت قبول کر لی۔ آخر کار ملک کے چار ممتاز ادارے جہاں ۲۰۰۱ کی کانفرنس منعقد ہونی تھی بھی رکن بننے پر آمادہ ہو گئے۔ اس طرح ہندوستان کے چار اعلیٰ انتظامی تعلیمی ادارے اس فورم کے رکن بن گئے۔

ملک کے چار ممتاز اداروں کی رکنیت حاصل ہونے اور صرف سالانہ کانفرنس تک محدود رہنے کے بجائے ڈاکٹر نندا کمار نے فورم

کی سرگرمیوں کو وسعت دینے کا فیصلہ کیا۔ فورم نے ڈبلیو ٹی او پر چار سیمیناروں میں سے پہلا سیمینار منعقد کیا جس سے ملک کے چار اعلیٰ اداروں نے مشترکہ طور پر منعقد کیا۔ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ نہ صرف بڑی تعداد میں علمی مندوبین شریک ہوئے بلکہ وزارتِ انسانی وسائل (MHRD) کے قائم کردہ چھ میں سے پانچ بڑے اداروں نے پورے دو دن اس میں شرکت کی۔ ڈاکٹر نندا کمار نے محسوس کیا کہ اس قسم کے بامقصد علمی اقدامات ملک کے لیے نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

ایک سال بعد، چھٹے کنونشن میں دو رضا کاروں نے اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے اساتذہ کی تربیت کے لیے مینجمنٹ ٹیچرز پروگرام شروع کرنے کا خیال پیش کیا۔ اس وقت ملک میں اس شعبے کے اساتذہ کی شدید کمی تھی اور خود یہ ادارے بھی اس مسئلے سے دوچار تھے۔ اسٹریٹیجک مینجمنٹ انتظامی تعلیم کے نصاب کا لازمی حصہ تھا جبکہ ملک میں تقریباً دو ہزار ادارے کسی نہ کسی شکل میں ایم بی اے پروگرام چلا رہے تھے۔ بہت سے مقامات پر اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے کورس ایسے اساتذہ پڑھا رہے تھے جنہوں نے خود اس شعبے میں ایک بھی کورس نہیں کیا تھا چار یا پانچ کورس تو درکنار۔ ملک کے کسی بھی ادارے میں اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے شعبے میں اساتذہ کی ترقی کا کوئی پروگرام موجود نہیں تھا۔ تاہم درخواست کیے جانے پر ملک کے سات تا نو ممتاز اداروں نے تعاون فراہم کیا اور اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے مختلف موضوعات پر ایک ایک ہفتے کے پروگرام منعقد کیے۔ جو استاد بنیادی کورس اور پانچ اختیاری کورس مکمل کرتا اسے چھ کورسز کی تکمیل کا سرٹیفکیٹ دیا جاتا تھا۔

ابتدائی مقاصد

۱۔ اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے شعبے میں مینجمنٹ تعلیم کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مینجمنٹ اساتذہ کا، مینجمنٹ اساتذہ کے لیے اور مینجمنٹ اساتذہ کے ذریعے پلیٹ فارم فراہم کرنا۔

۲۔ مینجمنٹ اساتذہ کو سال میں ایک مرتبہ جمع ہونے کا موقع فراہم کرنا تا کہ وہ:

- تحقیقی نتائج پر تبادلہ خیال کرے؛
- تحقیقی ایجنڈے مرتب کرے؛
- بڑے تحقیقی منصوبوں کے لیے شراکت دار تلاش کرے؛
- اوران مسائل کو ایک دوسرے کے ساتھ بانٹ سکیں جن کا سامنا ان شعبوں میں ہو رہا تھا (اور ان کے حل کے لیے مشترکہ لائحہ عمل اور ایجنڈا تیار کیا جا سکے):

الف) اسٹریٹیجک مینجمنٹ کی تدریس

ب) اسٹریٹیجک مینجمنٹ میں تربیت

ج) متعلقہ درسی مواد کی تیاری

فورم اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے شعبے میں ایگزیکٹوٹریننگ اور مشاورتی خدمات جیسے حساس میدان میں داخل ہونا نہیں چاہتا تھا تا کہ ممتاز اداروں سے حاصل ہونے والے نازک اور محدود تعاون کو نقصان نہ پہنچے۔ اندیشہ یہ تھا کہ متعلقہ ادارے یہ محسوس کریں گے کہ فورم ان کی آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں میں مداخلت کر رہا ہے جس کے نتیجے میں وہ ایک قومی مقصد کے لیے اپنا تعاون واپس لے سکتے تھے۔

اسٹریٹیجک مینجمنٹ فورم کی نمایاں خصوصیات

اسٹریٹیجک مینجمنٹ فورم کی چند اہم خصوصیات درج ذیل تھیں:

• (ممتاز اداروں کے اتحاد) اور باہمی اشتراک کے ذریعے مینجمنٹ ٹیچرز پروگرامز، سیمینارز، کانفرنسز اور دیگر علمی سرگرمیوں کا انعقاد۔

• کم خرچ پر ان پروگراموں کا انعقاد (مثلاً ۲۰۰۴ میں ایک ہفتے کے پروگرام کی فیس ۵۰۰۰ بھارتی روپے تھی جبکہ یہی پروگرام انہی اداروں میں عموماً ۱۵۰۰۰ بھارتی روپے میں منعقد ہوتا تھا) اخراجات میں کمی درج ذیل منفرد باہمی ایثار و تعاون پر مبنی ہندوستانی ماڈل کے ذریعے ممکن بنائی گئی:

• اساتذہ نے کوئی اعزازیہ وصول نہیں کیا• میزبان اداروں نے رعایتی دام لیے/ کئی سہولیات مفت فراہم کیں• شرکاء یا ان کے سرپرست اداروں نے رجسٹریشن فیس اور سفر کے اخراجات برداشت کیے،

•AICTE نے ٹوکن کی معاونت فراہم کی،

• مستفید ہونے والے اداروں نے مکمل یا جزوی طور پر اساتذہ کو رخصت فراہم کی

• بورڈ اراکین اور رابطہ کار رضا کارانہ طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔

• حیرت انگیز طور پر فورم کے پاس نہ کوئی مستقل ملازم تھا اور نہ کوئی قابلِ ذکر مادی اثاثہ سوائے ایک کمپیوٹر کے جو اس کی ملکیت تھا۔

• حقیقتاً آل انڈیا اشتراکی نیٹ ورک تھا شراکت داروں کا

فورم کا عروج اور زوال

یہ نازک فورم اپنے قیام کے ابتدائی مرحلے میں بانی ادارے کی مخالفت کے باوجود قائم رہا۔ تاہم چار سال بعد اسے کچھ ہمت ہوئی اور اس نے اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے شعبے میں تحقیق، کیس رائٹنگ، اور مختلف انتظامی اداروں میں اسٹریٹیجک مینجمنٹ کی تدریس کے لیے ماہر اساتذہ کی تیاری کے مقصد سے فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرامز کے ذریعے نمایاں خدمات انجام دینا شروع کر دیں۔ صرف دس سال کے عرصے میں تقریباً ۱۱۰۰ اساتذہ نے ۶ سے ۹ کورسز مکمل کیے۔ تقریباً ۲۰۰ اساتذہ نے ۴ یا اس سے زیادہ کورسز میں شرکت کی جبکہ ۳۰۰ سے زائد اساتذہ کم از کم ۳ کورسز مکمل کر چکے تھے۔ یہ تعداد اتنی تھی کہ وہ ہندوستان کے مختلف انتظامی اداروں کے ایم بی اے/پی جی ڈی پی پروگراموں میں کم از کم لازمی اسٹریٹیجک مینجمنٹ کورس پڑھانے کے قابل ہو گئے اور اس طرح مجموعی قومی ضرورت کے تقریباً ۱۰ فیصد حصے کو پورا کیا گیا۔

چونکہ آئی آئی ایمز میں ایک عام ایف پی ایم (ڈاکٹریٹ) طالب علم اپنے میدان کے شعبے میں عموماً چھ کورسز مکمل کرتا ہے اس اعتبار سے مینجمنٹ ٹیچرز پروگرام (MTP) نے ملک کے مختلف مینجمنٹ اداروں کے اساتذہ میں تقریباً ۳۰۰ ایف پی ایم کے مساوی علمی استعداد پیدا کی۔ اس طرح دس سال سے کچھ زائد عرصے میں اسٹریٹیجک مینجمنٹ فورم ایس ایم ایف کی سرپرستی میں باہمی تعاون کے ذریعے اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے شعبے میں وہ علم منتقل کیا گیا جو عام طور پر تدریسی عمل کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت بڑا اور وسیع کام تھا جسے وزارتِ انسانی وسائل (MHRD) کے قائم کردہ ممتاز ادارے بھی باوجود اس ذمہ داری کے کہ وہ یہ کام انجام دیں مسابقتی حکمتِ عملی اختیار کرتے ہوئے انجام نہ دے سکے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ملک کے بیشتر مینجمنٹ اداروں کے نصاب میں باہمی تعاون حکمتِ عملی کو خاطر خواہ جگہ حاصل نہیں۔

اس کے علاوہ ۱۱۰۰ سے زائد مندوبین نے اسٹریٹیجک مینجمنٹ کانفرنسوں میں شرکت کی جن میں ۷۵۰ سے زیادہ تحقیقی مقالات/کیس اسٹڈیز پیش کیے گے۔ فورم نے مسابقتی صلاحیت کے موضوع پر مزید پانچ کانفرنسوں کی بھی حوصلہ افزائی کی۔ اس کے نتیجے میں مجموعی طور پر سات کتابیں بھی منظرِ عام پر آئی۔ سال ۲۰۱۶ میں ۱۱۳ انتظامی اداروں (جہاں اسٹریٹیجک مینجمنٹ فورم کے تربیت یافتہ اساتذہ خدمات انجام دے رہے تھے) نے مختلف علمی سرگرمیوں کے انعقاد کے ساتھ یومِ تاسیس منایا۔

مختصراً، فورم نے ملکی تعاون کی بنیاد پر اسٹریٹیجک مینجمنٹ میں تدریس و تربیت کے لیے اساتذہ کی تیاری، تحقیق اور علمی ادب کی تشکیل کے میدان میں ایک بلند معیار قائم کیا۔ دانشمندانہ پالیسیوں کے باعث فورم اتنی بچت کرنے میں کامیاب رہا کہ وہ AICTE کی مالی معاونت کے بغیر بھی اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھ سکے۔ اس نے ملک میں اپنی ایک نمایاں شناخت قائم کر لی تھی۔

تاہم جیسے ہی ڈاکٹر نندا کمار سبکدوش ہوئے فورم کی سرگرمیاں بتدریج کم ہونے لگیں۔ فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرامز کی تعداد کم ہونے لگی اور ۲۰۱۸–۱۹ تک تقریباً بند ہو گئی۔ سالانہ کانفرنسیں اور کنونشن دوبارہ غیر یقینی صورتِ حال کا شکار ہونے لگے اور تحقیقی مقالات کا معیار بھی گرتا گیا۔ فورم سے تربیت یافتہ اساتذہ کا جوش و جذبہ بھی کم ہونے لگا اور کانفرنسوں و کنونشنز میں شرکت کم ہوتی گی۔ آہستہ آہستہ یہ ایک رسمی کارروائی یا صرف تعداد پوری کرنے کا عمل بنتا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر نندا کمار نے اس صورتِ حال پر تشویش ظاہر کی لیکن بیماری کے باعث بستر اور گھر تک محدود ہونے کی وجہ سے زیادہ کچھ نہ کر سکے۔ حامیوں کا وہ ابتدائی اعتماد بھی ٹوٹنے لگا جس کے مطابق شرکاء اور مندوبین کو اپنی دلچسپی سے (نہ کہ صرف اسپانسر شدہ امیدوار کے طور پر) شرکت کرنی چاہیے تھی اور انہیں مناسب علمی فائدہ حاصل ہونا چاہیے تھا۔ اگر وہ مطمئن نہ ہوں تو انہیں رجسٹریشن فیس واپس مانگنے کا حق ہونا چاہیے ایک تصور جس کا خاکہ ۲۰۰۱ ہی میں پیش کیا گیا تھا۔

موت کے اسباب

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس یتیم کی دماغی موت میں کئی عوامل نے کردار ادا کیا۔ ۲۰۰۶–۰۷ کے بعد بعض معاون اداروں کی توجہ اور جوش و خروش درمیانی اور نچلی سطح کے مینجمنٹ ڈیولپمنٹ پروگرامز (MDP) کی سرپرستی کی طرف منتقل ہو گیا کیونکہ یہ پروگرام مالی اعتبار سے منافع بخش تھا اور اساتذہ کے لیے خاطر خواہ اعزازیہ بھی فراہم کرتا تھا۔ ہاسٹل اور تدریسی کمروں کی دستیابی بھی ایک مسئلہ بنتا گیا۔ ادارے اب ان سہولیات کو رعایتی داموں پر فراہم کرنے کے لیے پہلے کی طرح آمادہ نہیں رہے۔ بعدازاں، ڈیمانڈ ڈرافٹ کی مدتِ اعتبار چھ ماہ سے کم ہو کر تین ماہ کر دی گئی جس کے باعث فورم کو یہ اجازت دینی پڑی کہ ادارے پروگراموں کی فیس براہِ راست وصول کریں کیونکہ بہت سے ڈیمانڈ ڈرافٹس بینک میں جمع ہونے سے پہلے ہی اپنی مدت کھو دیتے تھے۔ اس کے نتیجے میں بعض اداروں نے یکساں اور کم فیس کے بجائے مختلف اور زیادہ نرخ وصول کرنا شروع کر دیے یا بعض نے کورسز کا انعقاد ہی بند کر دیا۔ اداروں کے ڈائریکٹرز نے بھی ان تبدیلیوں کے پروگرام کی بقا پر اثرات کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔

بعد میں مینجمنٹ اداروں کے گورننگ بورڈز نے اساتذہ کی کارکردگی اور مراعات کے تعین کے لیے کریڈٹ سسٹم نافذ کرنا شروع کیا۔ اس کے ساتھ ہی اساتذہ کو بیرونِ ملک تحقیقی مقالات کی اشاعت اور پیشکش کی طرف راغب کیا جانے لگا۔ نتیجتاً اساتذہ نے سالانہ کنونشنز میں شرکت کم کر دی اور اپنے معیاری تحقیقی مقالات بھیجنا بھی کم کر دیا۔ وہ ملکی تجربات پر مبنی تحقیق اور علمی ادب کی افادیت، خصوصاً اساتذہ کی تربیت و ترقی کے لیے کم ہی تسلیم کرتے تھے۔

ڈاکٹر نندا کمار اس مسئلے کو ایک مختلف زاویے سے دیکھتے تھے۔ ان کے مطابق یہ دراصل ملک میں اسٹریٹیجک مینجمنٹ کے تصور کو